رول نمبر:..................

انٹرمیڈیٹ پارٹ فرسٹ

اُردو (انشائی)   گروپ دوسرا

وقت: 02:40 گھنٹے   کل نمبر: 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,08

اشکوں سے ترے، دین کی کھیتی ہوئی سیراب   فاقوں نے ترے، دہر کو بخشا سروساماں
انسان کو شائستہ و خوددار بنایا   تہذیب و تمدن، ترے شرمندۂ احساں

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 01,09

کچھ غلط بھی تو نہیں تھا، مرا تنہا ہونا   آتش و آب کا ممکن نہیں، یک جا ہونا
ایک نعمت بھی یہی، ایک قیامت بھی یہی   روح کا جاگنا اور آنکھ کا، بینا ہونا
جو برائی تھی مرے نام سے منسوب ہوئی   دوستو! کتنا برا تھا مرا اچھا ہونا

(حصہ دوئم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01.01.03,10

(الف) راست بازی اور وہ تمام اوصاف جو ایک راست باز آدمی میں ہونے ضروری ہیں، جیسے صدق مودت، حمیت، دلیری اور آزادی وغیرہ اس شخص کی خصوصیات میں سے تھے۔ اس شخص نے اگر سچ پوچھیے تو اپنی آزادانہ تحریروں سے اُردو لٹریچر میں آزادی اور سچائی کی بنیاد ڈال دی۔ اس نے لوگوں کو مجبور کیا کہ سچ بات کہنے میں کسی کی طعن و ملامت سے نہ ڈریں۔ جو بات اس کو حق معلوم ہوئی، اس کے کہنے میں کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا کہ دنیا میں کوئی دوسرا شخص بھی اس بات میں اس کے ساتھ اتفاق کرنے والا ہے یا نہیں۔

(ب) اب اس کو میری سادہ لوحی کہیے یا خلوص نیت کہ شروع شروع میں میرا خیال تھا کہ انسان محبت کا بھوکا ہے اور جانور اس واسطے پالتا ہے کہ اپنے مالک کو پہچانے اور اس کا حکم بجا لائے۔ گھوڑا اپنے سوار کا آسن اور ہاتھی اپنے مہاوت کا آنکس پہچانتا ہے۔ کتا اپنے مالک کو دیکھتے ہی دم ہلانے لگتا ہے جس سے مالک کو روحانی خوشی ہوتی ہے۔ سانپ بھی سپیرے سے ہل جاتا ہے لیکن مرغیاں؟ میں نے آج تک کوئی مرغی ایسی نہیں دیکھی جو کسی اور کو پہچانے اور جس کو اپنے پرائے کی تمیز ہو۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے: (i) ادیب کی عزت (ii) لاہور کا جغرافیہ 01,09

5۔ اختر شیرانی کی نظم "برسات" کا خلاصہ لکھیے۔ 05

6۔ دو سہیلیوں کے مابین فیشن کے موضوع پر مکالمہ تحریر کیجیے۔ یا ایک [illegible] کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیجیے۔ 10

7۔ چیئر مین بورڈ کے نام سند جاری کرنے کے لیے درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے: 02,08

بے ترتیبی میں ایک ملکوتی حسن ہے۔ ایک اچھلتے کودتے اور شرارتیں کرتے ہوئے بچے میں جو کشش ہے وہ ایک متین، مہذب، چبا چبا کر طوطے کی طرح رٹی رٹائی باتیں کرنے والے بچے میں کہاں؟ فطرت کا سارا حسن اس کی بے ترتیبی میں ہے۔ سیدھے خط تو صرف انسان کھینچتا ہے۔ انسان کے اگائے ہوئے باغوں اور ترتیب دیے ہوئے پارکوں کا سارا حسن قاعدے اور اصول کا رہین منت ہے لیکن فطرت کا حسن تو ان باتوں کا محتاج نہیں۔ جو پاگل کر دینے والی خوبصورتی، جو نشیلی کیفیت ایک خودرو جنگل میں ہے، ایک صاف ستھرے، بنے ٹھنے ہوئے باغیچے میں کہاں؟ انسان کی ساری عمر اشیاء کو ترتیب دینے میں بیت جاتی ہے اور ہر بار فطرت کی لازوال بے ترتیبی کا عمل بڑھ کر اس ترتیب کو ختم کر دیتا ہے۔

2-XI119-51000